سوال

(794) کسی فوت شدہ کے عقیقے کے بارے میں شرعی حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری والدہ وفات پاچکی ہے اور میں اس کے لیے عقیقہ کرنا چاہتی ہوں بغداد کی مسجد کے امام سے پوچھنے پر اس نے کہا ہے کہ عقیقہ زندہ کے لیے کار آمد ہے مردہ کے لیے نہیں ہوسکتا لہٰذا اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مردے کے لیے عقیقہ مشروع نہیں بلکہ انسان کی ولادت کے ساتویں دن مشروع ہے اس کے باپ کے لیے مشروع ہے کہ وہ اپنے بچے سے عقیقہ کرے چاہے وہ مذکر ہو یا مؤنث ہو لین مذکر کے دو (بکریاں) اور مؤنث کا ایک (بکری) سے عقیقہ ہوگا۔ جو ساتویں دن ذبح کیا جائے گا اس سے کھایا صدقہ اور تحفہ بھی دیا جاسکتا ہے اور اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ وہ ساتویں دن اس کی اپنے قریبیوں اور پڑوسیوں کو دعوت دے اور باقی کو صدقہ کردے لہٰذا اس میں وہ دونوں عملوں (کھانے اور صدقہ کرنے) کا جامع ہو۔

اگر انسان غریب ہو اور مذکر سے ایک بکری عقیقہ کرے تو وہی اسے کافی ہوگا علماء کا تو کہنا ہے کہ اگر ساتویں دن ممکن نہ ہو تو چودھویں دن اور اگر اس دن بھی ممکن نہ ہو تو اکیسویں دن اگر نہ ہوسکے تو جس دن بھی چاہے ذبح کرلے یہ عقیقہ ہی ہوگا۔

البتہ میت کا عقیقہ نہیں ہوسکتا بلکہ اس کے لیے بخشش رحمت اور خیر وغیرہ کی دعا کی جاسکتی ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جس کو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے۔

"إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلا مِن ثَلاثَةٍ: إِلا مِن صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُولَهُ"[1]

"جب انسان فوت ہوجاتا ہے تو سوائے تین کے باقی تمام اعمال ختم ہوجاتے ہیں۔ صدقہ جاریہ نفع بخش علم ایسی نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔"

لہٰذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُولَهُ" (یا ایسا نیک بچہ جو اس کے لیے دعا کرے) یہ نہیں کہا کہ ایسا نیک بچہ جو اس کے لیے یا اس کے لیے روزہ رکھے یا اس کے لیے نماز پڑھے یا اس سے صدقہ کرے یا اس سے ملتے جلتے کام کرے۔ یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ میت کے لیے دعا کرنا اس سے بہتر ہے جو اس کی طرف سے ہدیہ کیا جاتا ہے اور اگر انسان میت کے لیے کوئی نیک کام بھی کرے یعنی میت کے لیے کوئی چیز صدقہ کرے یا میت کے لیے دو رکعتیں پڑھے یا قرآن مجید پڑھ کر اس کا ثواب میت کے لیے کردے تو اس میں کوئی حرج نہیں

ہوگا لیکن ان تمام سے اس کے حق میں دعا کرنا بہتر ہوگا۔ کیونکہ اسی کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے راہنمائی کی ہے (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ)

---

[1]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (1631)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 713

محدث فتویٰ